ماہنامہ جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر :- صادق محمد طاہر

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر ۳ ماہ شہادت ۱۳۷۶ ہجری شمسی مطابق اپریل ۱۹۹۷ء شمارہ نمبر ۴

”نور کی شاہراہوں پر آگے بڑھو ، سال کے فاصلے لمحوں میں طے کرو“

مختلف ریجنز کی تبلیغی مساعی کا تقابلی جائزہ ــــــ کاسل ریجن کی سبقت

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جماعت احمدیہ عالمگیر کو ہر سال دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں بیعتوں کا ٹارگٹ دیا جاتا ہے جو کہ جولائی میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ U.K. کی عالمی بیعت تک مکمل کرنا ہوتا ہے۔ چنانچہ سال رواں کے لئے جماعت احمدیہ جرمنی کو ساٹھ ہزار (60,000) بیعتوں کا ٹارگٹ دیا گیا جس کے حصول کے لئے احباب جماعت احمدیہ جرمنی حتی المقدور کوشش کر رہے ہیں۔

اب جبکہ جلسہ سالانہ U.K. کے ایام بہت قریب ہیں دعوت الی اللہ کے میدان میں بھی اسی قدر تیزی آرہی ہے اور اب تک کی گذشتہ کوششوں میں جو کچھ کمی دیکھنے میں آئی اسے دور کرنے کے لئے پروگرام بنائے جا رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں شعبہ تبلیغ جرمنی نے ذیلی تنظیموں کو الگ الگ ٹارگٹ دے کر کارکردگی کو تیز تر کرنے کا کام شروع کیا ہے اس ضمن میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے بہت اچھے انداز میں کوششوں کا آغاز کیا ہے جن کے خوشکن نتائج مرتب ہو رہے ہیں ، امید ہے کہ جماعت احمدیہ جرمنی کے تمام افراد اس بابرکت تحریک میں اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہشات کے مطابق جدوجہد کر کے اہم کردار ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔ کیونکہ اب چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے۔ ذیل میں شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے موصولہ ماہ فروری ۱۹۹۷ء میں ریجنز کی مساعی کی رپورٹ کا ایک مختصر تجزیہ پیش کیا جاتا ہے جس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بیعتوں کے حصول کے لئے اس رفتار میں مزید تیزی کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں کو بابرکت فرمائے۔ آمین۔

کاسل ریجن :- گذشتہ ماہ کی کارکردگی میں چھٹے نمبر پر آنے والے اس ریجنکو جرمنی بھر میں خدا کے فضل سے اب پہلے نمبر پر آنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اللہ یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ اس ریجن کی طرف سے بلاشبہ بڑی محنت کے ساتھ دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرنے کی خاطر منظم پروگرام بنائے گئے اور عرصہ زیر رپورٹ میں پچاس تبلیغی نشستیں منعقد کر کے ایک ہزار سے زائد افراد تک پیغام حق پہنچایا گیا جن میں سے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے چار صد سے زائد افراد کو نور احمدیت سے حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اللّٰھم زد و بارک

اس ضمن میں مرکز سے تشریف لانے والے روسی زبان کے مبلغ محترم راویل بخاری صاحب کا دورہ خاص اہمیت رکھتا ہے جنہوں نے ریجن بھر میں بیسیوں مجالس سوال و جواب میں شرکت فرمائی اور حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت عطا فرمائی۔ فجزاہ اللہ خیراً فی الدنیا و الآخرۃ۔ ریجن بھر کی جماعتوں میں Zwickau پہلے نمبر پر رہی اور Schonbrunn دوسرے نمبر پر رہی ، Altenburg نے بھی قابل قدر مساعی کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا فرمائے۔

کولون ریجن :- دو صد سے زائد افراد کو اسلام و احمدیت کے نظام سے منسلک کرنے کی سعادت پاکر اس ریجن کو اپنی گذشتہ پوزیشن برقرار رکھنے کا اعزاز ملا ہے۔ ریجن بھر کی جماعتوں میں Oberhausen

★★★★ باقی صفحہ ۴ پر ★★★★

دن بدن تبلیغ کرنے والوں کی جماعت بڑھتی چلی جائے گی

”...... دن بدن تبلیغ کرنے والوں کی جماعت بڑھتی چلی جائے گی اور ان کی زبانوں کو اللہ تعالیٰ مزید تاثیر عطا فرماتا چلا جائے گا ان کے قلوب میں مزید مقناطیسی طاقتیں بھرتا چلا جائے گا۔ اب وہ دور آگیا ہے جبکہ بڑی قوت کے ساتھ دنیا احمدیت کی طرف کھنچی جانے والی ہے۔ خدا گواہ ہے اور آسمان گواہ ہے کہ جو میں کہہ رہا ہوں سچ کہہ رہا ہوں آنے والے دن بتائیں گے کہ ایسا ہی ہوگا........“

پھر فرماتے ہیں:-

”...... یہ وہ دور ہیں جن میں جماعت احمدیہ نے غیر معمولی ترقی کرنی ہے مگر اس دور کے احمدیوں کو آج بھی میں نصیحت کرتا ہوں اور کل بھی کرتا ہوں کہ غلط فہمیوں سے ان ترقیوں کو اپنی کسی کامیابی ، اپنی کسی ہوشیاری ، کسی چالاکی کی طرف منسوب نہ کر دینا اپنے عجز کی حفاظت کرنا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا طفیل ہے اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تمام کامیابیوں کو محمد رسول اللہ کی دعاؤں کے صدقے قرار دیا آپ بھی اپنی تمام کامیابیوں کو قیامت تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے صدقے قرار دیتے رہیں تو یہ فضل ہیں جو ہر صدی پر بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔ خدا ان کو اور بڑھائے اور یہ وہ پورا زمانہ ہم دیکھیں اور خدا کے فضل ہر سال پہلے سے بڑھ کر ہم پر نازل ہوں اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔“

(اختتامی خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع جلسہ سالانہ جرمنی مورخہ ۲۸ اگست ۱۹۹۳ء)

”خوں بڑھے میرا تم جو ترقی کرو ، قرۃ العین ہو ساربان کے لئے“

مختلف ریجنز میں نواحمدی احباب کے کامیاب تربیتی اجتماعات

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نئے آنے والوں کی تعلیم و تربیت کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈال چکے ہیں اور بار بار توجہ دلاتے رہتے ہیں۔ حضور کے انہی ارشادات کی تعمیل میں نواحمدی احباب کے لئے ایسے پروگرام بنائے جاتے ہیں جس سے ان کی اجنبیت دور ہونے کے ساتھ ساتھ دینی علوم میں بھی ترقی ہو۔

چنانچہ مختلف ریجنز میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے تعاون سے نومبائعین کے اجتماعات منعقد کئے گئے جن میں عمومی دلچسپی کے لئے علمی و ورزشی پروگرام بھی شامل کئے گئے۔ بعض ریجنز کی طرف سے موصولہ رپورٹس کا خلاصہ ہدیۂ قارئین ہے۔

ہمبرگ ریجن :- ماہ فروری ۱۹۹۷ء میں ہونے والے اس اجتماع کے لئے صدران مقامی اور زونل سیکرٹریان تبلیغ کی خدمت میں بھرپور جدوجہد کی درخواست کی گئی خدا تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت ڈالی اور ساڑھے تین صد نواحمدی احباب نے تشریف لاکر اس اجتماع کے تمام پروگراموں میں دلچسپی سے حصہ لیا جرمن ، البانین ، بوسنین ، عرب اور افریقن افراد پر مشتمل اس تعداد میں خواتین کی حاضری زیادہ رہی۔ ایک البانین نواحمدی دوست مکرم Bisim صاحب کو ہی اجتماع کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا تھا۔ جنہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے یہ فرائض سرانجام دیئے۔ واضح رہے کہ خدا کے فضل سے اب تعداد میں اس قدر اضافہ ہوگیا ہے کہ مقامی طور خریدی گئی جگہ ”بیت الرشید“ ناکافی ہوگئی ہے اور یہ اجتماع کرایہ پر لئے گئے ایک ہال میں منعقد کیا گیا۔

اس اجتماع میں علماء سلسلہ کی تقاریر اور دیگر پروگراموں کے ساتھ علمی و ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے جو کہ بڑا دلچسپ منظر پیش کر رہے تھے اور تمام احباب بڑے جوش و خروش سے ان مقابلہ جات سے محظوظ ہو رہے تھے۔ اس طرح دلچسپی کے ساتھ ساتھ ایک ایمان افروز حالت بھی طاری تھی۔

نواحمدی خواتین کے الگ مقابلہ جات ہوئے جن کو انعامات ان کے مستورات کے حصہ میں تقسیم کئے گئے۔ مردوں میں بھی انعامات تقسیم کئے گئے ان کے علاوہ بہترین داعیان الی اللہ اور داعیات الی اللہ کے انعامات بھی دیئے گئے۔

اس موقع پر جن جماعتوں نے کوشش کی ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے اور HILDESHEIM ، HAMELN ، SLESWIG ، BREMERHAVEN اور HANNOVER کی کارکردگی خاص طور پر قابل ذکر ہے اسی طرح لجنہ اماء اللہ مقامی نے بھی بہت تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزاء عطا فرمائے اور اس خدمت کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین۔

کولون ریجن :- ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء کو منعقد ہونے والے اس اجتماع کا آغاز صبح نو بجے رجسٹریشن سے کیا گیا۔ افتتاحی تقریب صبح گیارہ بجے ہوئی جس کی صدارت ناظم اعلیٰ مکرم مدحت صاحب (البانین نواحمدی) نے کی ، تلاوت ، عہد اور دعا کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں فٹ بال ، گولہ پھینکنا ، دوڑ (سو میٹر بچار سو میٹر) شامل ہیں۔ نواحمدی بچوں کے الگ مقابلے کروائے گئے۔ پروگرام کے دوسرے حصہ میں تلاوت ، اذان اور پرچہ دینی معلومات کے مقابلہ جات ہوئے جن میں احباب نے بڑے جذبہ و شوق سے حصہ لیا۔ ان مقابلہ جات میں اول ، دوم ، سوم آنے والوں کو خوبصورت تمغہ جات اور سندات دی گئیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس اجتماع میں ڈھائی صد کے لگ بھگ افراد نے شرکت کی اس اجتماع کی خاص بات یہ ہے کہ تمام شعبہ جات کے

★★★★ باقی صفحہ ۴ پر ★★★★

چند سوالات اور ان کے جوابات

ایک دوست نے مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم (مبلغ انچارج جرمنی) کی خدمت میں چند سوالات تحریر کئے جن کے جوابات محترم مولانا صاحب کے ارشاد پر افادۂ عام کے لئے ہدیۂ قارئین ہیں۔ (مدیر)

سوال:۔ بعض لوگ حیات مسیح کے حق میں یہ ثبوت پیش کرتے ہیں کہ حضرت خضرؑ بھی زندہ ہیں اس لئے حضرت عیسیٰؑ کا زندہ رہنا کوئی تعجب انگیز بات نہیں۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

جواب:۔ قرآن کریم احادیث اور آئمہ سلف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہی ثابت ہے مثلاً قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کے آخری رکوع میں عیسائیوں کے حضرت عیسیٰؑ اور ان کی والدہ صاحبہ کو خدا تعالیٰ کے سوا معبود بنانے کا ذکر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے ان کو صرف توحید کی تعلیم دی مگر جب اے خدا تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو ہی ان کا نگران ہے۔ یعنی عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو الوہیت کا درجہ ان کی وفات کے بعد دیا ہے۔

پھر سورۃ آل عمران کے رکوع ۱۵ کی پہلی آیت میں وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل یعنی محمد صرف ایک رسول ہیں اس سے پہلے سب رسول فوت ہو چکے ہیں۔ بیان ہوا ہے۔

اور حدیث (بخاری) میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر جب حضرت عمرؓ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ حضور فوت نہیں ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے خطبہ پڑھا کہ جو محمدؐ کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمدؐ فوت ہو گئے ہیں اور جو خدا کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرتا۔ اور پھر قرآن کریم کی سورۃ آل عمران کی آیت پڑھی جس میں آپ سے پہلے آنے والے تمام رسولوں کے فوت ہونے کا ذکر ہے۔

حدیث کی ایک دوسری کتاب کنز العمال میں ذکر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے سورۃ الانبیاء کے رکوع نمبر ۳ کی یہ آیت بھی پڑھی۔ وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افائن مت فھم الخلدون یعنی اور ہم نے کسی انسان کو تجھ سے پہلے ہمیشہ کی زندگی نہیں بخشی کیا اگر تو مرجائے تو وہ غیر طبعی عمر تک زندہ رہیں گے۔ اگر صحابہ میں سے کسی صحابی کا یہ عقیدہ ہوتا کہ حضرت عیسیٰؑ یا خضرؑ زندہ ہیں تو وہ اور خصوصاً حضرت عمرؓ جنہوں نے تلوار سونت لی تھی کہ جو کوئی کہے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا دوں گا وہ حضرت ابوبکرؓ سے پوچھ سکتے تھے کہ آپ کیسے کہتے ہیں کہ سب رسول آپ سے پہلے فوت ہو چکے ہیں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت خضر تو ابھی تک زندہ ہیں۔ درحقیقت تمام صحابہ نے حضرت ابوبکرؓ کے استدلال سے اتفاق کیا۔

پھر کنز العمال ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ اور حضرت حسنؓ نے تو ان کی وفات کی تاریخ بھی ۲۷ رمضان بتا دی ہوئی ہے۔

باقی رہا خضر کا معاملہ تو جیسا کہ مصر کے ایک عالم سید قطب نے اپنی تفسیر ظلال القرآن جلد ۳ صفحہ ۲۲۷ میں لکھا ہے کہ سورہ کہف کی آیت ۶۶ میں جو وجد عبدا من عبادنا لکھا ہے یعنی حضرت موسیٰؑ نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندہ پایا۔ اس کے متعلق قرآن کریم میں کوئی ذکر نہیں کہ اس کا کیا نام تھا کیا وہ نبی یا رسول تھا یا کوئی عالم یا ولی تھا قرآن کریم نے کچھ نہیں بتایا۔

اور تفسیر مجمع البیان فی تفسیر القرآن جو چھٹی صدی ہجری میں لکھی گئی اس میں لکھا ہے کہ بعض علماء کے نزدیک یہ ایک فرشتہ تھا۔ نیز خضر کا نام بلیاں ملکان لکھا ہے اور خضر اس لئے نام رکھا گیا کہ جہاں وہ نماز پڑھتے وہ زمین سرسبز ہو جاتی۔

★ پھر علامہ قرطبی کی تفسیر الجامع لاحکام القرآن جلد ۶ صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے کہ جمہور کا خضر کے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔

★ پھر تفسیر بحر محیط میں لکھا ہے کہ خضر زندہ نہیں ہے اگر زندہ ہوتا تو وہ رسول اللہ کے پاس آکر آپ پر ایمان لاتا۔ کیونکہ نبی کریم صلعم کی حدیث ہے کہ اگر موسیٰؑ اور عیسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے بغیر چارہ نہیں تھا۔

پھر اصل میں پندرھویں پارہ کے آخر اور سولھویں پارہ کے شروع میں حضرت موسیٰؑ کے جس واقعہ کا ذکر ہے یہ اصل میں حضرت موسیٰؑ کا معراج تھا۔ اس کی صحیح اور تفصیلی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کی تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۴۶۵ تا ۴۸۹ میں ملاحظہ کریں۔

اس واقعہ کے معراج ہونے کی اس بات سے بھی تائید ہوتی ہے کہ یہودیوں میں اب تک ایک پرانی کتاب معراج موسیٰ ہے۔ اس میں جس فرشتے کو حضرت موسیٰؑ کا راہبر بتلایا جاتا ہے اس کا نام خضر لکھا ہے۔

(دیکھو انسائیکلوپیڈیا ببلیکا، زیر حروف موسیٰ)

سوال:۔ کیا یہ صحیح ہے کہ ایک حدیث کے مطابق حضرت موسیٰؑ نے خدا تعالیٰ کے حضور امت محمدیہ میں نبی یا امتی ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔ براہ کرم اس کا حوالہ بھی درج فرمائیں؟

جواب:۔ علامہ جلال الدین عبدالرحمان السیوطی جن کی وفات ۹۱۱ ہجری میں ہوئی اپنی کتاب الخصائص الکبریٰ جلد ۱ صفحہ ۳۴ پر لکھتے ہیں جس کا اردو ترجمہ حکیم غلام معین الدین نعیمی مرحوم نے کیا اور مدینہ پبلشنگ کمپنی، ایم۔ اے جناح روڈ کراچی نے شائع کیا اس میں لکھا ہے "ابو نعیم نے "حلیہ" میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کے نبی حضرت موسیٰؑ پر اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ جو شخص مجھ سے اس حال میں ملے کہ وہ احمد مجتبیٰ کا منکر ہے تو میں اسے جہنم میں داخل کروں گا۔ موسیٰؑ نے کہا اے رب احمد کون ہیں فرمایا! "میں نے کسی مخلوق کو ان سے بڑھ کر مکرم نہیں بنایا اور میں نے ان کا نام تخلیق آسمان زمین سے پہلے عرش پر لکھا۔ بلاشبہ میری تمام مخلوق پر جنت حرام جب تک وہ ان کی امت میں داخل نہ ہوں۔" موسیٰؑ نے کہا ان کی امت کیسی ہے؟ فرمایا! وہ بہت زیادہ حمد کرنے والی امت ہے جو چڑھتے اور اترتے ہر حال میں خدا کی حمد کرنے والی ہے وہ اپنی کمریں باندھیں گے اور اعضا کو پاک کریں گے (یعنی وضو کیا کریں گے حاشیہ) وہ دن میں روزہ دار اور شب میں ذکر و اذکار اور عبادت گذار ہوں گے میں ان کے قلیل عمل کو قبول کروں گا اور لاالہ الا اللہ کی شہادت پر ان کو جنت میں داخل کروں گا۔ عرض کیا اس امت کا نبی مجھے بنا دے۔ فرمایا اس امت کا نبی انہیں میں سے ہوگا۔ عرض کیا مجھے اس نبی کا امتی بنا دے! فرمایا تمہارا زمانہ پہلے ہے اور ان کا زمانہ آخر میں لیکن بہت جلد میں تم کو اور ان کو بیت الجلیل میں یکجا کردوں گا۔"

سوال:۔ اس بات کی وضاحت کی جائے کہ کیا حضرت عیسیٰ مثیل موسیٰ ہو کر دنیا میں تشریف لائے تھے اور کیا موسوی امت سے حضرت موسیٰؑ کے دوبارہ دنیا میں آنے کا وعدہ کیا گیا تھا؟

جواب:۔ قرآن کریم میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ المزمل میں فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ اے لوگو! ہم نے تمہاری طرف ایک ایسا رسول بھیجا ہے جو تم پر نگران ہے اسی طرح جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

پھر قرآن کریم سورۃ الاحقاف آیت ۱۱ میں فرماتا ہے قل ارایتم ان کان من عند اللہ وکفرتم بہ و شھد شاھد من بنی اسرائیل علی مثلہ فامن واستکبرتم ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین۔ تو کہدے مجھے بتاؤ تو سہی کہ اگر میری وحی خدا کی طرف سے ہوئی اور تم نے اس کا انکار کردیا باوجود اس کے کہ بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ (یعنی موسیٰؑ) گواہی دے چکا ہے کہ اس کی مانند ایک شخص ظاہر ہوگا (تو کیا یہ عجیب بات نہیں ہوگی کہ وہ جو پہلے گذرا تھا) وہ تو ایمان لے آیا اور تم (جن کے زمانہ میں وہ آیا ہے) تکبر سے کام لے رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو کبھی ہدایت نہیں دیتا۔

قرآن کریم نے حضرت موسیٰؑ کی اس پیشگوئی کی طرف اشارہ کیا ہے جو تورات کی کتاب استثناء باب ۱۸ آیت ۱۹-۱۷ میں مذکور ہے جس میں مثیل موسیٰؑ کے آنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔

"اور خداوند نے مجھ سے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں سو ٹھیک کہتے ہیں میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے حکم دوں گا وہی وہ ان سے کہے گا جو کوئی میری ان باتوں کو جنکو وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔"

سوال:۔ کیا حضرت عیسیٰؑ کی طرح بن باپ پیدائش کی کوئی اور مثال بھی ملتی ہے اگر کوئی ایسا واقعہ ہو تو براہ کرم تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جواب:۔ اس سوال کا جواب امریکن میڈیکل جرنل سے انگریزی میں دیا جاتا ہے

But it (birth of Jesus without father) was neither suppernatural nor illegitimate. To quote only one medical authority:-

"Medical men have not ruled out altogather the possibility of natrual parthenogensis or the production of a child by a female, without any relation to a male. Such a statement off-hand appears ridiculous, yet its possibility, from a purely biological standpoint, under certain conditions cannot be disregarded. Dr. Timme calls attention to this possibility as the result of a certain type of tumors, known as arrhenoblastoma (from the Greek words for 'male' and 'germ') which are occasionally found n the female pelvis or lower body. These tumors are capable of genrating male sperm-cells. Naturally, if these male sperm-cells were alive and active and came in contact with the female's own egg-cell or ovum, conception might occur. There is nothing illogical in this process of reasponing ... Dr. Timme states that there are twenty authontic cases reported in Europe in which an arrhenoblastoma had been found to develop male sperm-cells. ... The arrhenoblastoma is a tumor that contains blastodermic cells ... These cells are creative structures and are camable of development at any time and the fact, therefore, that aarrhenoblastoma containing these "embryonic cells" might create testicular tissue, capable of producing male sperm-cells seems scientifically not impossible ... If living male sperm-cells are produced in a female body by arrhenoblastoma, the possibility of self-fertilization of a woman, even though a virgin, cannot be denied. That is to say, her own body would produce the same result as though sperm-cells from a man's body had been transferred to hers in the more usual way, or by a phsician's aid." (American Medical Journal) There are cases on record of children having been born with out fathers:- "A young girl of great moral purity became pregnant without the slightest knowledge of the source ... There is a case of pregnancy in an unmarried woman, who successfully resisted an attempt at criminal connection and yet became impregnated and gave birth to a prefectly formed female child." *(Anomalies and Curiosities of Medicine by George M. Gould, A.M, M.D., and Walter L. Payle, A.m., M.D., published by W.B. Saunders & Co., London).*

درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بغیر باپ کے پیدائش میں یہودیوں کیلئے وارننگ تھی کہ اب تمہارے مردوں میں سے کوئی ایسا شخص نہیں رہا جس کے تخم سے ایسا مرد پیدا ہو جو نبی بن سکے

کیونکہ اس سے قبل حضرت ذکریا علیہ السلام کے بڑھاپے کے انتہا تک پہنچنے اور ان کی بیوی کے بانجھ ہونے کا ذکر سورۃ مریم کے آغاز میں کیا گیا تاہم ان کی آہ و زاری کی دعا سے ان کو حضرت یحییٰؑ عطا کئے گئے اور یہ بھی یہود کیلئے ایک قسم کی وارننگ تھی مگر اس سے انہوں نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا پس حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے یہود کو خبردار کردیا گیا کہ اب نبوت بنی اسرائیل سے بنی اسماعیل میں منتقل ہوجائے گی اور مثیل موسیٰؑ بنی اسرائیل کے بھائیوں بنی اسماعیل سے آئے گا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور بنی اسماعیل سے ہوا۔

سوال نمبر ۵:۔ بائبل سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کیسے ثابت ہوسکتی ہے؟

جواب:۔ بائبل کے عہدنامہ جدید میں انجیل متی باب ۲۷ آیت ۵۰ میں لکھا ہے "یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی۔"

تاہم یاد رہے کہ یہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع نے صلیب پر جان دی اور اس طرح ان کے گناہوں کا کفارہ ہوا درحقیقت اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کو ان کے ناپاک مقصد میں ناکام کیا وہ اس طرح نعوذباللہ حضرت عیسیٰؑ کو لعنتی ثابت کرنا چاہتے تھے بمطابق استثناء باب ۲۱ آیت ۲۳ جہاں لکھا ہے "جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے" لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے پھانسی کی موت سے بچالیا... وہ بے ہوش ہوگئے تھے اور ہوش میں آنے کے بعد حواریوں سے پرائیویٹ طور پر ملے جیسا کہ انجیل لوقا باب ۲۴ آیت ۳۶ تا ۴۳ میں ذکر ہے۔ پھر اپنے مشن کی تکمیل کے لئے جس کا ذکر انجیل متی باب ۱۵ آیت ۲۴ میں ہے:۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔"

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کے وقت فلسطین میں صرف دو قبیلے بنی اسرائیل کے تھے باقی دس قبائل کو بادشاہ نبوکدنضر (بخت نصر) نے ملک بدر کردیا تھا اور وہ افغانستان کشمیر وغیرہ کی طرف منتقل ہوگئے تھے۔ اس کی تفصیل کیلئے حضرت مسیح موعود کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا مطالعہ کریں۔

سوال:۔ حضرت عیسیٰؑ کے کشمیر (سرینگر محلہ خانیار) میں مدفون ہونے کے بارہ میں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ انہی کی قبر ہے؟

جواب:۔ آپ کے چھٹے سوال کا جواب بھی اوپر دے دیا گیا ہے تاہم قرآن کریم کی سورۃ المومنون کے تیسرے رکوع کی آخری آیت میں بھی جواب ہے فرمایا: وجعلنا ابن مریم و امہ آیۃ و آوینھما الی ربوۃ ذات قرار و معین۔ اور ہم نے ابن مریم اور اس کی ماں کو ایک نشان بنایا اور ہم نے ان دونوں کو ایک اونچی جگہ پر پناہ دی جو ٹھہرنے کے قابل اور بہتے ہوئے پانیوں والی تھی۔ یہ مقام جیسا کہ تاریخی شواہد سے ثابت ہے کشمیر کا علاقہ ہے جسے اعلیٰ درجہ کے چشموں اور سرسبز و شاداب مقامات اور نہایت عمدہ آب و ہوا کی وجہ سے لوگ جنت نظیر قرار دیتے ہیں بلکہ خود کشمیر کا لفظ حضرت مسیح کے سفر کشمیر کی طرف صریح اشارہ ہے کیونکہ کشمیری زبان میں کشمیر کو کشیر کہتے ہیں جو درحقیقت ایک عبرانی لفظ ہے جو کاف اور اشیر سے مرکب ہے کاف کے معنی مانند کے ہیں اور اشیر عبرانی زبان میں ملک شام کو کہتے ہیں پس کشیر کے معنی تھے "ملک شام کی مانند" لیکن کثرت استعمال سے الف ساقط ہوگیا اور صرف کشیرہ گیا جسے بعد میں غیر قوموں کے لوگوں نے آہستہ آہستہ کشمیر بنا دیا مگر یہ عجیب بات ہے کہ کشمیری زبان میں اب تک کشمیر کو کشیر ہی کہا جاتا ہے اور اسی طرح لکھا جاتا ہے اور کشمیر کے رہنے والوں کو کشمیری لوگ کاشر کہتے ہیں اور پنجابی لوگ کشمیری کہتے ہیں۔ تاریخی کتب سے صراحتاً ثابت ہے کہ آج سے دوہزار سال پہلے ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا اور آپ کا مزار سرینگر کے محلہ خانیار میں ہے جو یوز آسف کی قبر کے نام سے مشہور ہے یہ لفظ جیسا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنی کتب میں لکھا ہے یسوع آصف کا بگڑا ہوا ہے۔ آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کو تلاش کرنے والا ہو اور یوز کا لفظ یسوع سے بگڑا ہوا ہے گویا مسیح کا یہ نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ اسرائیل کے ان دس قبائل کی تلاش اور ان کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کیلئے نکلے تھے جن کو بخت نصر غلام بنا کر لے آیا تھا اور جسے اس نے مشرق کے علاقوں یعنی افغانستان اور کشمیر لاکر بسا دیا تھا۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم تفسیر المومنون صفحہ ۱۷۷)

جلسہ سالانہ جرمنی ۱۹۹۷ء
یادگار شیلڈ کا خصوصی انعام

جلسہ سالانہ کے موقع پر مختلف اقوام کے لئے منعقدہ مجلس عرفان میں امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سوالات کے جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔ لہذا شعبہ تبلیغ جرمنی کی طرف سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال دیگر اقوام کے علاوہ پاکستانی افراد کو بھی شامل کیا جاسکے گا اور جس ریجن کی طرف سے زیادہ تعداد میں ایسے افراد شامل ہوں گے اسے ایک یادگاری شیلڈ بطور انعام دی جائے گی۔ واضح رہے کہ انعام کا فیصلہ فیصد تناسب کے لحاظ سے کیا جائے گا۔

عید الاضحیہ

۱۸ / اپریل کو ہوگی۔ انشاء اللہ العزیز

جماعت احمدیہ جرمنی کی سالانہ مجلس شوریٰ ۲ تا ۴ / مئی ۱۹۹۷ء بیت الرشید ہمبرگ میں منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

ایک دیرینہ خادم سلسلہ کا ذکر خیر

★★★★★ تحریر:۔ مکرم و محترم سعید احمد صاحب مجید ★★★★★

انسان کو گزرتے ہوئے عہد میں کئی مراحل سے گذرنا پڑتا ہے جن سے اسے اپنی زندگی کے ڈھب سنوارنے کا موقع ملتا رہتا ہے مختلف شخصیات سے ملاقات ہوتی ہے، بعض سے قریبی تعلق قائم ہو کر ان سے کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے اور ان کی زندگی کے اطوار سے راہنمائی ملتی ہے اور ان کے چلے جانے کے بعد ان کے کئی اور حسین پہلو ابھرتے ہیں جو ان کے موجود ہوتے ہوئے نظروں سے اوجھل ہوتے ہیں۔

ایسی ہی ایک شخصیت جو آج ہم میں موجود نہیں رہی مکرم شاہ صاحب تھے۔ آپ کا نام سید اعجاز احمد شاہ صاحب تھا۔ گٹھا ہوا جسم اور متوسط قد رکھتے تھے اور اپنی تحریروں میں اپنے لئے عفی عنہ کے الفاظ استعمال کرتے۔

مکرم شاہ صاحب سے تعارف ۱۹۷۳ء کی گرمیوں کی چھٹیوں میں ہوا جبکہ ہم اپنے نانا محترم ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی (مرحوم) کے پاس ریاضی پڑھنے جایا کرتے تھے۔ نانا مرحوم ان دنوں "دارالضیافت" ربوہ میں جماعتی خدمات سرانجام دیا کرتے تھے۔

ایک دن ہم نے دیکھا کہ ایک بزرگ سیاہ اچکن زیب تن کئے گول شیشوں کی سفید عینک لگائے نانا مرحوم کے پاس بیٹھے ہیں۔ بڑی تیز اور اونچی آواز میں باتیں کر رہے ہیں اور ساتھ ادبی چٹکلے بھی سنا رہے ہیں۔ وہاں پر ان بزرگ سے تعارف ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ بزرگ مکرم سید اعجاز شاہ صاحب (انسپکٹر بیت المال آمد) ہیں اور آجکل اپنی فیملی کے ساتھ دارالضیافت میں ہی ٹھہرے ہوئے ہیں ویسے حافظ آباد سے تعلق ہے۔

یہ تعارف آہستہ آہستہ ذاتی تعلق میں تبدیل ہوگیا اور ہم بھی ان کی انجمن میں شامل ہوگئے۔ بچپن میں مکرم شاہ صاحب کی ایک بات بڑی حیرت میں ڈالتی کہ جب بھی کسی سے ملتے یا برسبیل تذکرہ کسی کا نام آتا تو فوراً کمپیوٹر کی طرح تمام اعداد و شمار تفاصیل کے ساتھ بیان کردیتے "کہ تمہارے دادا، نانا، والد کا نام یہ ہے۔ ہندوستان یا پاکستان کے فلاں مقام سے تعلق ہے اور ساتھ ہی ان کے حوالہ سے کوئی نہ کوئی لطیفہ جڑ دیتے جو کبھی سمجھ میں آجاتا اور کبھی اوپر سے گذر جاتا لیکن بعض بڑے اس سے ضرور محظوظ ہوتے۔

مکرم شاہ صاحب کی ذات ایک انجمن تھی جس کا دائرہ قادیان اور پھر پاکستان کی احمدی جماعت کے علاوہ جرمنی تک پھیلا ہوا تھا۔ اکثر آپ کے ساتھ مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کی زیر نظامت جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پرائیویٹ خیمہ جات میں ڈیوٹی دینے کا شرف حاصل ہوا۔ اکثر خدام و اطفال جن کا تعلق دارالصدر شرقی کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے تھا وہ مکرم شاہ صاحب کے ساتھ ڈیوٹی لگوانے کی کوشش کرتے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ شاہ صاحب کی شخصیت کی شگفتگی اور ٹیم ورک کے باعث جلسہ سالانہ کے ایام گذرتے معلوم نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ آئندہ سال جلسہ سالانہ کی آمد کا انتظار ڈیوٹی ختم ہوتے ہی شروع ہوجاتا۔ ڈیوٹی کے دوران بڑی محبت، پیار اور حکمت سے فرائض سمجھاتے اور فرائض کی بجاآوری بھی اپنی نگرانی میں کرواتے۔ ہر امر پر گہری نظر رکھتے شرارتوں کو نظرانداز کر دیتے لیکن بعد میں مناسب وقت پر احسن رنگ میں سمجھا بھی دیتے۔

مکرم شاہ صاحب کے ساتھ ڈیوٹی دینے کی ایک دلچسپ وجہ یہ بھی تھی کہ شاہ صاحب اس پرائیویٹ رہائش گاہ میں اپنی فیملی کے ساتھ ۲۰/۲۱ دسمبر کو ہی رہائش پذیر ہوجاتے۔ اور صبح کی نماز کے بعد ہم سب بچوں کو اپنے اہل خانہ کے ہمراہ چائے اور "السی کی پینیوں" کے ساتھ ناشتہ کرواتے۔ یہ پینیاں بڑے گھی والے کنستر میں حافظ آباد سے ساتھ ہی لیکر آتے اور باقاعدہ ایک چھوٹا سا تالہ بھی لگا ہوتا جسکی چابی ہمیشہ شاہ صاحب کے پاس ہوتی۔ ناشتہ کرچکنے کے باوجود پینیاں کھانے کی خواہش ہم بچوں کو ان کے خیمہ کی طرف لے جاتی۔ جب تک جلسہ سالانہ ربوہ میں منعقد ہوتا رہا ان ڈیوٹیوں کا تعلق شاہ صاحب سے رہا۔ بعد ازاں اپنے دورہ جات سے واپسی پر جب بھی ربوہ آتے ملاقات کا موقعہ مل جاتا۔ ۱۹۸۹ء میں ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے منجھلے بیٹے کے پاس اسلام آباد میں رہائش رکھ لی جب کبھی اسلام آباد یا پنڈی جانے کا اتفاق ہوا ملاقات کا موقعہ ملتا رہا۔

خاکسار کو دفتر وصیت ربوہ میں کچھ عرصہ خدمت دین کا موقعہ ملا تو شاہ صاحب اپنی اور اپنی اہلیہ کی وصیت کے متعلق ذاتی طور پر حساب کتاب کے بارہ میں استفسار کرتے۔ کارروائی مکمل ہونے پر جب بھی ملتے تو شکریہ زبانی اور تحریری ضرور ادا کرتے۔ ہر جاننے والے سے قلبی رابطہ ضرور رکھتے تھے۔

۱۹۹۰ء کے جلسہ سالانہ انگلستان کے موقعہ پر ملاقات ہوئی۔ اس کے بعد اکٹھے ہی جرمنی چلے آئے اور یہاں بھی کم و بیش ایک سال اکٹھے رہنے کا اتفاق ہوا۔ پھر آپ مکان تبدیل کرکے Ortenberg چلے گئے اور وہاں جاکر نئی جماعت کی بنیاد رکھی جس کی صدارت کا اعزاز بھی حاصل رہا۔ اس دوران ہفتہ، اتوار کو مرکزی دفاتر جرمنی میں میل ملاقات ہوتی رہی۔ صدر جماعت ہونے کے علاوہ تاحیات مجلس انصار اللہ جرمنی میں بھی قائد تعلیم و تربیت رہے۔

★ باقی آئندہ انشاء اللہ ★

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کے تعارف کے سلسلے میں
جماعت احمدیہ SCHMITTEN کی کارکردگی

۲ فروری ۱۹۹۷ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصنیف لطیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے تعارف کے لئے جرمن زبان میں ایک نشست کا اہتمام کیا گیا۔ جو کہ Riedelbach میں واقع Gemeinschaftshaus کے ایک ہال میں منعقد کی گئی۔ اس نشست میں ترک، عرب اور البانین کے علاوہ گیارہ جرمن افراد نے بھی شرکت کی۔ جنہوں نے بڑی دلچسپی اور انہماک سے محترم ھدایت اللہ صاحب ھبش کی باتوں کو سنا اور اس کتاب سے تعارف حاصل کرنے کے بعد بڑے اچھے انداز میں سوالات کئے جن کے جوابات محترم ھبش صاحب نے بہت حسین پیرائے میں دیئے۔ ان سوالات میں جرمنوں میں پیغام اسلام پہنچانے کی نوعیت، M.T.A کی نشریات کے اخراجات کون برداشت کرتا ہے، احمدیوں کے مکہ مکرمہ نہ جانے سے متعلق سوالات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس نشست کو اس وقت ختم کیا گیا جبکہ افطاری کا وقت ہو چکا تھا۔ اس طرح حاضرین نے پاکستانی کھانوں پر مشتمل افطاری میں بھی بھرپور دلچسپی سے حصہ لیا اور بہت پسند کیا۔ ایک اور خاص بات جس سے حاضرین متاثر ہوئے وہ نشست کے انتظامات میں شامل احمدی خواتین کا پردہ تھا جس کا ذکر محترم ھدایت اللہ صاحب ھبش نے بھی فرمایا کہ احمدی عورتوں کے انداز ہی الگ ہیں اور پردہ ان کی ذمہ داریوں کی راہ میں حائل نہیں ہوتا۔

اس نشست کے انعقاد کے سلسلے میں جب مقامی چرچ کی انتظامیہ سے ہال کرایہ پر لینے کی کوشش کی گئی تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ آپ نے اسلام اور قرآن کی باتیں کرنی ہیں اس سے بات منفی رنگ میں بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔

علاوہ ازیں مقامی اخبار USINGER LAND نے اپنی ۸ فروری ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں اس نشست کی تفصیلی خبر تصویر کے ساتھ شائع کی اور اسی شمارے میں یہ بھی تحریر کیا گیا کہ اس نشست کو کینسل کروانے کی کوشش بھی کی گئی اور علاقہ کے میئر کو بذریعہ فون اس کے کینسل کرنے کو کہا گیا جس کا جواب انہوں نے یہ دیا کہ بائیبل اور قرآن دونوں مقدس کتب ہیں یہ لوگ میرے علاقے میں رہتے ہیں اور میں کوئی ووٹ لینے کی خاطر نہیں جا رہا۔ میئر صاحب اپنی اہلیہ کے ہمراہ اس میں شامل ہوئے اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل و احسان سے مخالفت کے باوجود یہ نشست بخیروخوبی منعقد ہوئی اور اس میں شامل تمام افراد اچھا اثر لے کر گئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ ہمیں مزید ایسی کامیاب تقریبات منعقد کر کے اسلام کے حسین پیغام کو احسن رنگ میں دنیا تک پہنچانے کی سعادت عطا فرماتا رہے۔

بقیہ۔ تبلیغی مساعی کا تقابلی جائزہ

کی جماعت خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ جہاں سے صدر صاحب مقامی اپنی اہلیہ کے ساتھ وقف عارضی پر بوسنیا تشریف لے گئے اور وہاں ایک ماہ تک جماعتی خدمات بجالانے کی احسن رنگ میں کوششیں کیں۔ اللہ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور دین و دنیا کی بہترین حسنات عطا فرمائے۔ آمین۔

ویزبادن ریجن:۔ ویزبادن ریجن نے اپنی سابقہ تیسری پوزیشن برقرار رکھی۔ ۲۰ تبلیغی سٹال اور ۳۲ تبلیغی نشستوں کے انعقاد اور اسی طرح انفرادی طور پر وفود کی شکل میں لوگوں کے پاس جا کر پیغام حق پہنچانے کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے کم و بیش پونے دو صد افراد کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں شامل ہونے کی توفیق بخشی۔ ریجن بھر میں جماعت احمدیہ شمٹن کی کارکردگی قابل تحسین ہے۔ اور شمٹن کی کارکردگی سے متاثر ہو کر دیگر جماعتوں میں بھی بیداری کی لہر پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مستقل طور دعوت الی اللہ کے میدان میں ثابت قدمی کے ساتھ آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ زون شمٹن بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے جہاں زونل سیکرٹری صاحب تبلیغ کی کوششوں میں خدا تعالیٰ نے برکت عطا فرمائی اور اس طرح ریجن بھر میں اس زون کو پہلے نمبر پر آنے کی سعادت ملی۔

سٹٹگارٹ ریجن:۔ اس ریجن کو بھی تیسری پوزیشن حاصل ہے اس طرح عرصہ زیر رپورٹ میں ویزبادن اور سٹٹگارٹ ریجن تیسرے نمبر پر رہے۔ جبکہ گزشتہ رپورٹ کے مطابق سٹٹگارٹ ریجن جرمنی بھر میں پہلے نمبر پر تھا۔ پونے دو صد کے لگ بھگ افراد کی بیعتیں کروا کے جماعت احمدیہ مسلمہ میں داخل کرنے والے اس ریجن میں ۸ تبلیغی سٹال لگائے گئے، ۴۳ تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں اسی طرح ۲۹۳ کی تعداد میں مختلف زبانوں سے تعلق رکھنے والے لٹریچر کی تقسیم کی گئی۔ نمایاں کارکردگی میں جماعت احمدیہ Lahr بیسیوں افراد کی بیعت کروا کے پہلے نمبر، Stuttgart دوسرے نمبر پر اور Mannheim تیسرے نمبر پر رہی اللہ تعالیٰ سب کی مساعی قبول فرمائے۔ آمین۔

ہمبرگ ریجن:۔ گزشتہ رپورٹ میں پانچویں نمبر آنے والا یہ ریجن اب ایک قدم آگے بڑھ کر چوتھے نمبر پر پہنچا ہے جہاں ۲۷ تبلیغی سٹال لگائے گئے، بیس کے لگ بھگ تبلیغی نشستیں منعقد کی گئیں اس طرح سٹٹگارٹ اور ویزبادن سے کچھ کم یعنی کم و بیش ڈیڑھ صد افراد کو بیعت کے ذریعہ نور احمدیت سے منسلک کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ریجن کی جملہ جماعتوں میں کارکردگی کے لحاظ سے بریمرہافن پہلے نمبر پر اور Hannover دوسرے نمبر پر ہے۔ جہاں نصف صد سے زائد افراد کو بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی (فالحمدللہ علیٰ ذلک) تبلیغی سٹال کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ ہمبرگ سٹی کی کارکردگی خاص طور پر قابل تحسین ہے۔

ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس ریجن میں Offenerkanal کے ذریعہ ویڈیو پروگرام دکھائے جا رہے ہیں جن کا مقامی لوگوں پر بہت اچھا اثر ظاہر ہو رہا ہے اس لحاظ سے ہمبرگ ریجن کی پیغام حق پہنچانے کے لحاظ سے جرمنی بھر میں یہ ایک امتیازی کوشش ہے اللہ تعالیٰ اس میں مزید برکتیں دے اور سعید روحوں کو کثرت سے احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ڈارمسٹڈ ریجن:۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں عرصہ زیر رپورٹ میں اس ریجن کو جرمنی بھر میں پانچویں نمبر پر آنے کی توفیق ملی۔ قریباً یکصد افراد کو اسلام کی حسین تعلیم سے متعارف کروا کر انہیں احمدیت کی آغوش میں لانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس ریجن میں جماعت احمدیہ Frankenthal کی کارکردگی قابل قدر ہے جہاں نومبائعین کی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بڑے عمدہ پروگرام ہو رہے ہیں اور منظم رنگ میں بچے اور بچیاں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنا سیکھ رہے ہیں۔ زون Wuerzburg اور جماعت احمدیہ Heppenheim کی کوششیں بھی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ مزید برکات عطا فرمائے۔ آمین۔

میونخ ریجن:۔ اس ریجن میں جن جماعتوں نے خاص طور پر نمایاں کارکردگی دکھائی ان میں بالترتیب Augsburg اور Pfarrkirchen امتیازی مقام رکھتی ہیں جہاں بڑی محنت کے ساتھ پیغام حق پہنچایا گیا اور خدا کے فضل سے ثمرات بھی عطا ہوئے۔ ریجن بھر میں پچاس سے زائد افراد کو بیعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور اس طرح گزشتہ رپورٹ میں چوتھے نمبر پر آنے والے اس ریجن کو عرصہ زیر رپورٹ میں چھٹے نمبر پر آنے کا موقع ملا۔ اللہ ہر دم ترقیات کی طرف قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

بقیہ۔ نواحمدی احباب کے اجتماعات

انتظامی امور نواحمدی احباب نے بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیئے اس لحاظ سے ان کی انتظامی امور میں بھی تربیت کے مواقع میسر آئے اور ریجنل قائد صاحب کی ٹیم کی خاموش راہنمائی میں تمام امور بخیر و خوبی پایہ تکمیل کو پہنچے۔ (فالحمدللہ علیٰ ذلک)

ویزبادن اور ڈارمسٹڈ ریجن:۔ یہ اجتماع دونوں ریجنز نے مشترکہ طور پر منعقد کیا۔ ناصر باغ میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کے لئے مکرم قاسم صاحب (جرمن نواحمدی دوست) کو ناظم اعلیٰ اجتماع مقرر کیا گیا جنہوں نے بڑی خوش اسلوبی سے اپنے فرائض کو انجام دیا۔ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۹۷ء کو ناصر باغ (گروس گیراؤ) میں منعقد ہونے والے اس اجتماع کا افتتاح صبح گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو کہ مکرم AGIM صاحب نے کی اور اس کا البانین ترجمہ پیش کیا جرمن ترجمہ مکرم راشد صاحب (جرمن نواحمدی دوست) نے پڑھ کر سنایا بعد ازاں البانین بچوں نے اپنی زبان میں ایک قصیدہ پڑھا۔

افتتاحی خطاب میں مکرم ریجنل امیر صاحب نے سورۃ العصر کے حوالے سے اپنا جائزہ لینے کی تلقین کی اور ایسے اجتماعات کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر اس کے پروگراموں سے استفادہ کرنے کی طرف توجہ مبذول کروائی۔ نواحمدی جرمن دوست مکرم قاسم صاحب نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک عالمگیر جماعت ہے اور ہم سب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اپنی قوموں میں احمدیت کی تبلیغ کرنا بے حد ضروری ہے کیونکہ ہم ایک اچھائی کو حاصل کر کے اگر دوسروں تک نہ پہنچائیں تو یہ بددیانتی ہوگی۔

بعد ازاں علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں تلاوت، اذان اور تقاریر کے مقابلے شامل ہیں۔ نواحمدی بچوں نے بڑے ذوق و شوق سے، خوبصورت انداز میں حصہ لیا۔ اجتماع کے دوسرے حصہ میں مجلس سوال و جواب منعقد کی گئی جس میں مکرم و محترم ھدایت اللہ صاحب ھبش نے حاضرین کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس کے بعد فٹ بال، دوڑ اور رسہ کشی کے دلچسپ مقابلہ جات کروائے گئے اس طرح کھیل کے میدان میں بھی نواحمدی احباب کی تربیت کی کوشش کی گئی۔

ڈھائی صد کے لگ بھگ افراد پر مشتمل اس اجتماع کے آخری اجلاس کی صدارت مکرم قاسم صاحب (ناظم اعلیٰ) نے کی۔ تلاوت اور البانین ناصرات کے خوش الحانی سے قصیدہ پیش کرنے کے بعد مکرم ناظم صاحب اعلیٰ نے چند نصائح کیں جن میں انہوں نے تمام انتظامات کی تعریف کی اور حاضرین کو آئندہ اجتماعات اور دیگر جماعتی تقریبات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے احباب میں انعامات کی تقسیم کے ساتھ یہ اجتماع شام ساڑھے پانچ بجے بخیرو خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کے جملہ مقاصد کی تکمیل فرمائے اور ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں نواحمدی احباب کی تربیت کے تمام تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ (آمین)

ایک وضاحت

"اخبار احمدیہ" فروری ۱۹۹۷ء کے صفحہ ۴ پر "دعوت الی اللہ کے میدان میں قابل تقلید کارکردگی" کے عنوان سے شائع ہونے والی خبر میں جماعت کا نام سہواً رہ گیا تھا۔ یہ جماعت LAHR کی مساعی کا تذکرہ تھا۔ براہ کرم نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)